تبصرے

مجموعہ تحقیقاتِ علمیہ | جامعہ عثمانیہ جلد ہشتم تقطیع کلاں، ضخامت ۵۶۱ صفحات ٹائپ عمدہ روشن کاغذ بہتر قیمت درج نہیں پتہ :- مجالس تحقیقاتِ علمیہ (دینیات وفنون) جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

یہ مجموعہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے شعبہائے دینیات وفنون کی مجلس تحقیقات علمیہ کا مرتب کردہ ہے جس کے حصہ اردو میں پانچ اور حصہ انگریزی میں تین مقالات شامل ہیں۔ حصہ اردو میں پہلا مضمون "قرطاس اور اس کا استعمال" پروفیسر محمد جمیل الرحمٰن صاحب کا ہے جس میں انھوں نے بڑی تحقیق سے یہ بتایا ہے کہ "پے پیرس" ایک مصری پودا ہے جس کو عرب بدری کہتے ہیں۔ اہل مصر اس سے مختلف کام لیتے تھے لیکن اس سے خاص طور پر کاغذ بنایا جاتا تھا اسلام سے پہلے بھی عربوں میں یہ صنعت متعارف تھی۔ چنانچہ عہدِ جاہلیت کے بعض شعراء کے کلام میں قرطاس کا لفظ پایا جاتا ہے اور خود قرآن مجید کی بعض کی سورتوں میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ خلافتِ راشدہ اور بنوامیہ کے عہد میں اس صنعت کو کیا کیا ترقیاں ہوئیں اور اس پر کیا لاگت آتی تھی اور کس قیمت پر فروخت ہوتا تھا اور اس کا سائز کیا ہوتا تھا۔

دوسرا مقالہ "خلق وحق" ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب کا مذہبی اور فلسفیانہ مقالہ ہے جس میں فاضل مقالہ نگار نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ خدا اور اس کی مخلوقات میں رشتہ کیا ہے؟ یہ ایک نہایت پیچیدہ سوال ہے اور صوفیائے اسلام کے مختلف گروہوں نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر نہایت عالمانہ اور سلجھی ہوئی بحث کرکے اس مشکل کو حل کرنا چاہا ہے۔ لیکن اس بحث میں کئی جگہ فاضل مقالہ نگار نے خلق کو حق کا ضد کہا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ محل نظر ہے اور اس پر تفصیل سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہے۔ تیسرے مقالہ "زمان ومکان" میں ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے

زمان و مکان سے بحث کر کے ان دونوں کی وجود اشیار میں اہمیت ان کے صفات، دونوں میں وجوہ مشابہت و مخالفت۔ اور محققین مغرب کی اس کے متعلق رائیں۔ ان سب امور پر روشنی ڈالی ہے۔

چوتھا مقالہ پھر پروفیسر جمیل الدین صاحب کا ہے جس میں انھوں نے اندلس کے خلفا بنی امیہ کی مختصر تاریخ ان کی مدت حکومت۔ سیاسی اعتبار سے ان میں اور عراق کے خلفا میں کیا فرق تھا۔ پھر اس خاندان کے چیدہ چیدہ فاتحین اور ارباب سیاست اور ان کے بعض مخصوص کارناموں کا تذکرہ ہے آخری مقالہ جناب مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی کا ہے۔ یہ دراصل مولانا کی ایک غیر مطبوعہ کتاب اسلام کا نظام معاشیات" کا ایک باب ہے۔ اس میں مولانا نے یہ بتانے کے بعد کہ غیر مسلم حکومتوں میں مالیات کے بارہ میں گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہوتی ہے۔ یہ بتایا ہے کہ اس بارہ میں خود اسلام کے اصول کیا ہیں؟ کس طرح بادشاہ اور ایک معمولی مسلمان کے حصے برابر برابر ہیں۔ پھر اسٹیٹ کو جو آمدنی ہوتی ہے۔ اس کا ایک قلیل ترین حصہ نظام حکومت پر خرچ ہوتا ہے ورنہ وہ سب کی سب آمدنی رفاہ عام کے کاموں پر خرچ ہو جاتی ہے۔ اور یہ رفاہ عام کے کام آجکل کی سیاسی اصطلاح میں پبلک ورکس تک محدود نہیں بلکہ اس میں یتیموں کی نگرانی۔ مسافروں کی امداد۔ غلاموں اور اپاہجوں کی دستگیری وغیرہ جیسے مدات بھی شامل ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا نے ذرائع آمدنی پر بحث کر کے جزیہ، خراج اور صدقات وغیرہ پر مفصل کلام کیا ہے۔ پھر ضمناً اس پر بھی گفتگو ہو گئی ہے کہ اسلام میں سرمایہ اور محنت ان دونوں میں توازن کو کس طرح قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حصہ اردو کی طرح حصہ انگریزی بھی نہایت قابل قدر تحقیقی علمی اور فنی مضامین پر مشتمل ہے۔ پہلا مضمون "ہمایوں شاہ بہمنی کا عہد حکومت" جناب ہارون خاں صاحب شیروانی کا ہے۔ اس میں فاضل مقالہ نگار نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ عام طور پر فارسی تاریخوں اور خصوصاً تاریخ فرشتہ میں ہمایوں شاہ کی جو تصویر کھینچی گئی ہے وہ بالکل غیر واقعی ہے اور اصل یہی ہے کہ وہ حسن اخلاق و عدل گستری میں

اپنے آبا واجداد کا پیرو تھا۔ دوسرے مقالہ "ہندوستان کے لئے اسٹیٹ بنکس" میں ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے اس پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرح ہندوستان میں بھی اسٹیٹ بنکس کی طرح ڈالی جائے تو وہ کامیابی کے ساتھ چل سکتے ہیں یا نہیں؟ اس سلسلہ میں بلغاریہ اور ہندوستان دونوں کی معیشت کا اعداد و شمار سے مقابلہ کرکے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جب بلغاریہ میں اسٹیٹ بنکس کامیابی سے چل سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہندوستان میں ناکام رہیں۔ اس شعبہ کا تیسرا اور آخری مقالہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا ہے جس میں انھوں نے مسلمانوں کے سیاسی نظریے" کے زیر عنوان اسلام کے اصول مساوات وعدل اور حکومت کے روحانی تصور و عالمگیری کو بیان کرکے اس پر زور دیا ہے کہ چونکہ آج کل مسلمانوں میں عود الی القدیم کا جذبہ ترقی پا رہا ہے اس لئے یہ وقت ہے کہ ہم اسلام کے سیاسی نظریوں کا مطالعہ دقتِ نظر اور غور و فکر سے کریں۔

غرض یہ ہے کہ یہ مجموعہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے بلند پایہ اور قابل قدر مضامین پر مشتمل ہے۔ اقبال مرحوم نے کہا تھا۔

مردہ لادینی افکار سے افرنگ میں عشق　　　عقل بے ربطی افکار سے مشرق میں غلام

بڑی بات یہ ہے کہ اساتذۂ جامعۂ عثمانیہ کے افکار میں نہ لادینی پائی جاتی ہے اور نہ بے ربطی اس لئے ان کے ہاں "عشق" بھی زندہ ہے اور "عقل" بھی غلام نہیں۔

آفتاب تازہ از احسان صاحب بی۔ اے۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۱۲ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلد عہ پتہ:۔ نصرت بک ڈپو مین بازار مزنگ لاہور۔

یہ احسان صاحب کے چار افسانوں کا مجموعہ ہے لیکن ان میں جدت یہ ہے کہ زبان اور اندازِ بیان بالکل افسانوی ہے لیکن واقعات تاریخی ہیں اور وہ بھی کسی شہزادہ یا وزیرزادہ کی داستانِ عشق و محبت نہیں بلکہ خالص تبلیغِ اسلام سے متعلق چنانچہ پہلا افسانہ "مقدس مسافر" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے